REGD NO. L. 5254

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم یکشنبہ

فی پرچہ ۱۹ محرم الحرام ۱۳۷۹ھ

جلد ۴۸/۱۳ | ۲۶ وفا ۱۳۳۸ھش | ۲۶ جولائی ۱۹۵۹ء | نمبر ۱۷۵

احباب کرام توجہ فرمائیں

اور اس خاکسار کو غیر متعلق باتوں کے متعلق نہ لکھا کریں

—— از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ ——

کئی دوست مجھے ایسے محکمانہ امور کے متعلق لکھ دیتے ہیں جن کے ساتھ میرا کوئی محکمانہ تعلق نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ امور دوسرے ناظروں یا تحریک جدید کے وکیلوں یا دوسرے افسروں کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ بلکہ اب تو بعض دوست مجھے ایسے چندہ جات کی رقوم بھی بھجوانے لگ گئے ہیں جن کے لئے قطعی طور پر دوسرے صیغے مقرر ہیں۔ اور میرے لئے ایسی رقوم کا وصول کرنا نہ صرف بلاوجہ تکلیف کا موجب ہے۔ بلکہ از روئے ضابطہ درست بھی نہیں مثلاً آج کی ڈاک میں ایک دوست کا مجھے ایک منی آرڈر ملا ہے۔ جو ذیل کی رقوم پر مشتمل ہے:۔

(۱) چندہ عام ۱۳/۱۹ روپے
(۲) چندہ جلسہ سالانہ ۱۲ روپے
(۳) چندہ انصار اللہ ۵/۳ روپے
(۴) کھال عید ۱۰ روپے
(۵) عید فنڈ ۶ ,۷ روپے

میزان ۷/۴۹ روپے

دوست غور فرمائیں کہ کیا ان میں سے کسی رقم کا میرے صیغہ کے ساتھ دور کا بھی تعلق ہے؟ بلکہ یہ ساری رقوم معین اور قطعی طور پر دوسرے صیغہ جات سے تعلق رکھتی ہیں اور نہ ہی ان کو تبدیل کر سکتے۔ اور نہ ہی خرچ کر سکتے ہیں پھر ایک معمر اور بیمار بھائی کو ایسے معاملات میں تکلیف دینے کی کیا ضرورت ہے؟ بے شک جب صحت اچھی تھی تو میں راستہ چھوڑ کر بھی احباب کرام کا کام کر دیا کرتا تھا۔ مگر اب تو غالباً کسی قدر رحم کے قابل ہوں۔ فقط والسلام

خاکسار: مرزا بشیر احمد ربوہ
۵۹/۷/۲۲

حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ کی علالت

مکرم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں۔ کہ حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ کو ایک عرصہ سے اعصابی تکلیف کی شکایت ہے۔ آپ پچھلے دنوں بغرض علاج لاہور بھی تشریف لے گئی تھیں۔ لیکن تاحال افاقہ نہیں ہوا۔ احباب جماعت حضرت سیدہ موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں —— اسی طرح مکرم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب کی نانی صاحبہ محترمہ جو بعارضہ ڈبل نمونیہ لاہور میں بیمار تھیں۔ اب علاج معالجہ کے بعد ربوہ تشریف لے آئی ہیں۔ احباب آپ کی کامل شفایابی کے لئے بھی دعا کریں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی صحت کے متعلق اطلاعات

کل دن بھر ضعف اور ٹانگ میں درد کی شکایت رہی۔ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ نسبتاً بہتر ہے

—— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔ نخلہ ——

(۱) نخلہ ۲۳ جولائی بوقت آٹھ بجے صبح

کل دن بھر حضور کو عام ضعف کی شکایت زیادہ رہی۔ ٹانگ کی درد بھی بدستور جاری ہے۔ اعصابی ضعف بھی رہا۔ رات نیند آگئی۔ آج طبیعت کل جیسی ہے۔ اور بے چینی بہت ہے۔

احباب جماعت التزام کے ساتھ حضور کی کامل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔ وما توفیقنا الا باللہ العزیز ھو القادر ھو الشافی

خاکسار:۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

بوقت آٹھ بجے صبح۔ نخلہ ۲۳ جولائی ۱۹۵۹ء

(۲) نخلہ ۲۴ جولائی ساڑھے نو بجے صبح۔

کل دن بھر حضور کو ضعف کی شکائت رہی۔ گو بعد دوپہر طبیعت کچھ بہتر ہو گئی۔ ٹانگ کی درد کی شکائت بھی رہی۔ رات نیند اچھی آگئی۔ اس وقت طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے۔

احباب جماعت حضور کی کامل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

خاکسار:۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

بوقت ساڑھے نو بجے صبح۔ نخلہ ۲۴ جولائی ۱۹۵۹ء

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر۔ بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

فرقہ عنانیہ

فرقہ عنانیہ کے متعلق مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری کا ایک نوٹ الفضل مورخہ ۲۸ جنوری ۱۹۵۹ء میں شائع ہوا تھا جس میں فاضل موصوف نے حوالے دے کر بتایا تھا کہ ایک فرقہ ایسا بھی ہے۔ جو سیدنا حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کو "نبی" نہیں مانتا۔ بلکہ صرف اولیاء اللہ میں سے مانتا ہے۔ چنانچہ آپ نے مندرجہ ذیل حوالے پیش کئے تھے۔

"فرقہ عنانیہ۔ یہ عنان بن داؤد کے پیرو ہیں۔ حضرت عیسیٰؑ کے متعلق بُرے کلمات نہیں کہتے۔ بلکہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ اگرچہ نبی نہ تھے مگر اولیاء اللہ میں سے تھے۔ اور اس لئے آئے تھے۔ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کی وضاحت کریں۔"

(کتاب الاعتقادات فرق المسلمین والمشرکین صفحہ ۸۴ مطبوعہ مصر)

"فرقہ عنانیہ۔ یہ لوگ عنان بن داؤد رأس الجالوت کی طرف منسوب ہیں۔ یہ باقی یہود سے سبت اور عیدوں کے بارے میں اختلاف رکھتے ہیں۔ اور پرندے ہرن اور مچھلی کھاتے ہیں۔ گردن کے الٹی طرف سے ذبح کرتے ہیں۔ حضرت عیسےٰؑ کے مواعظ اور تمثیلی بیانات کی تصدیق کرتے ہیں۔ ان کا مذہب ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے تورات کی ذرہ بھر مخالفت نہیں کی۔ بلکہ انہوں نے اسے قائم کیا ہے۔ اور لوگوں کو اسی پر عمل پیرا ہونے کی دعوت دی ہے۔ حضرت عیسیٰ بنی اسرائیل میں سے تورات کے تابع اور حضرت موسےٰ پر ایمان لانے والے تھے۔ ہاں یہ لوگ حضرت عیسےٰؑ کی نبوت اور رسالت کو نہیں مانتے۔ ان میں سے وہ لوگ بھی ہیں۔ جو کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام نے ہرگز یہ دعوےٰ نہ کیا تھا کہ وہ خدا کے بھیجے ہوئے نبی ہیں۔ یا یہ کہ وہ موسوی شریعت کو منسوخ کرنے والی شریعت لائے ہیں۔ بلکہ عیسےٰ تو برگزیدہ اولیاء اللہ میں سے تھے۔ جو حکام تورات کے ماہر تھے۔ انجیل ان پر نازل شدہ کتاب نہیں۔ اور نہ وہ خدائی وحی ہے۔ بلکہ وہ ان کے حالات کا ابتدا تا آخر ایک مجموعہ ہے جو چاروں حواریوں نے جمع کیا ہے۔ وہ کتاب منزل کیسے ہو سکتی ہے۔ فرقہ عنانیہ والے کہتے ہیں کہ یہودیوں نے حضرت مسیح پر ظلم تو یہ کیا کہ ان کے دعوے کو پہچانے بغیر ان کی تکذیب کر دی۔ اور آخری ظلم یہ کیا۔ کہ ان کے انجام کو جانے بغیر انہیں قتل کر دیا تورات میں مشیحا کا بارہا ذکر آیا ہے۔ وہی مسیح ہے مگر اس کے نبی ہونے کا ذکر کہیں نہیں ہے۔ نہ ہی اس کے شرع ناسخ لانے کا ذکر ہے۔ ایسا ہی فارقلیط کا ذکر ہے۔ جو ایک عالم انسان کو کہتے ہیں۔ اور اس طرح یہ ایک ہی"

(الملل والنحل الشہرستانی برحاشیہ الفصل فی الملل والنحل ابن حزم جلد ۲ صفحہ ۵۵، ۵۴ مطبوعہ مصر) نوٹ: علامہ آلوسی بغدادی نے بھی اپنی کتاب روح المعانی جلد اول اور جلد سوم میں بھی اس فرقہ کا ذکر فرمایا ہے"

یہ حوالے درج کر کے فاضل موصوف نے لکھا تھا کہ

"ان حوالہ جات سے عیاں ہے کہ جس طرح حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے نام لیوا لوگوں میں فرقہ عنانیہ تھا۔ اسی طرح حضرت مسیح علیہ السلام کی طرف منسوب ہونے والا گروہ غیر مبائعین کا گروہ ہے غیر مبائعین نے اپنی تاویلات اور اپنے مزاعم کے لئے بالکل وہی طریق اختیار کیا۔ جو فرقہ عنانیہ نے اختیار کیا تھا۔ انہوں نے بھی یہی لکھا تھا کہ چونکہ حضرت عیسےٰ محض تورات کے احکام کو قائم کرنے آئے تھے۔ صاحب شریعت نہیں تھے۔ اس لئے آپ نبی نہیں تھے اور آپ نے کبھی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔ غیر مبائعین نے بھی یہی موقف اختیار کیا ہے۔ مگر زیادہ افسوسناک بات یہ ہے کہ غیر مبائعین نے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی اور رسول تسلیم کیا۔ اس بیان پر حلفیہ اعلانات شائع کئے۔ عدالتوں میں حلفیہ بیان دیتے رہے۔ مگر بعد ازاں فرقہ عنانیہ کے موقف پر آ گئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں سمجھ عطا فرمائے آمین"

اب جو بھی منصف مزاج انسان ان حوالوں کو پڑھے گا۔ اور غور کرے گا۔ وہ اسی نتیجہ پر پہنچے گا۔ کہ فاضل موصوف نے عنانیہ فرقہ کی لاہوری جماعت کے ساتھ مماثلت دینے میں کوئی غلطی نہیں کی۔ لیکن لاہوری پارٹی کے ایک دوست شیخ محمد طفیل صاحب نے جیسا کہ ظاہر کیا گیا ہے فاضل موصوف کو ایک خط لکھا۔ اور اس میں مطالبہ کیا کہ

روح المعانی جلد اول کا آپ نے ذکر تو کیا ہے۔ لیکن حوالہ کوئی نہیں دیا۔ بہر حال جو حوالہ جات آپ نے درج فرمائے ہیں۔ ان میں کہیں بھی ذکر نہیں کیا۔ کہ یہ عیسائیوں کا فرقہ تھا۔ بلکہ ان کے یہودی ہونے کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے۔ اگر یہ بات درست ہے۔ تو آپ کا سارا استدلال غلط ثابت ہوتا ہے۔ مناسب خیال فرمائیں۔ تو الفضل ہی میں اس کا جواب شائع کرا دیں۔"

(پیغام صلح ۸ جولائی ۱۹۵۹ء)

اس مطالبہ کا خلاصہ یہ ہے کہ تا عنانیہ فرقہ کو کسی نے عیسائی فرقہ کہا ہو۔ یعنی جھگڑا صرف نام کا ہے۔ حقائق کے متعلق شیخ صاحب کو کوئی اختلاف نہیں ہے۔ شیخ صاحب ان حوالوں کے سامنے یہ تو انکار نہیں کر سکتے۔ کہ ایسا فرقہ کوئی ہے جو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو نبی نہیں اولیاء اللہ میں سے تسلیم کرتا ہے۔ اب یہ بات کہ آیا اس کو عیسائیوں کے فرقوں میں مانا جائے۔ یا یہودیوں کے فرقوں میں محض ایک لفظی بحث ہے۔ چنانچہ جو نوٹ بڑھایا گیا ہے، اس میں پھر یہی بات دہراتے ہیں۔ اور لکھتے ہیں:۔

"نوٹ اس سلسلہ میں دو بنیادی سوال اور ہیں۔ کیا فرقہ عنانیہ کے لوگ اپنے آپ کو عیسائی کہتے ہیں؟ عنان بن داؤد جن کی طرف یہ فرقہ منسوب ہے کس زمانہ میں پیدا ہوئے تھے؟ اگر مولوی صاحب مکرم صرف ان دو سوالات پر غور فرمائیں گے۔ تو انہیں معلوم ہو جائے گا۔ کہ انہوں نے اپنے مضمون میں "ہمالیہ جتنی بڑی غلطی" کا ارتکاب کیا ہے فرقہ عنانیہ کے متعلق ایک مختصر نوٹ انشاء اللہ بعد میں تحریر کروں گا۔"

(پیغام صلح ۸ جولائی ۱۹۵۹ء)

گویا آپ کے خیال میں یہ لفظی بحث کہ عنانیہ فرقہ عیسائی تھا یا یہودی ایسی ہے۔ کہ اس فرقہ کو "عیسائی فرقہ" کا نام دینا "ہمالیہ جیسی غلطی" ہے۔ جب آدمی لاجواب ہو جائے۔ تو اس وقت ایسی باتیں کرتا ہے۔ اصل بات سوچنے والی تو صرف یہ تھی۔ کہ کیا جس طرح بعض لوگوں نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درجہ گھٹا کر آپ کو محدث۔ مجدد۔ ولی اللہ وغیرہ کہنا شروع کر دیا ہے۔ کیا پہلے بھی ایسے لوگ ہوئے ہیں۔ جنہوں نے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کا درجہ گھٹا کر ان کو بجائے "نبی" کے صرف "ولی اللہ" تسلیم کیا ہو۔

(باقی صفحہ ۶ پر)

صدقۂ جاریہ

صدقہ جاریہ ایک ایسی شاندار نیکی ہے۔ کہ جس کے ثمرات انسان کی دنیاوی زندگی کے ختم ہو جانے کے بعد بھی ملتے رہتے ہیں۔ اور اخروی زندگی شاندار بن جاتی ہے۔

اسلام کی اشاعت کر کے خدا تعالےٰ کی بھولی بھٹکی مخلوق کو راہ راست پر لانا اور اس کے دل میں دین کے لئے محبت پیدا کرنا بھی ایک صدقہ جاریہ ہے۔ اور جماعت احمدیہ کے قیام کی اصل غرض یہی ہے۔ کہ اسکے ذریعہ دین سے غافل لوگوں کو اسلام کے جھنڈے تلے جمع کیا جائے اور ان کو خدا تعالےٰ کے مقدس رسول محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا متبع بنایا جائے۔

اخبار الفضل کی اشاعت میں وسعت آپ کو اس معاملہ میں بہت بڑی مدد دے گا۔ آپ کسی مستحق کے نام روزنامہ الفضل یا خطبہ نمبر جاری کروا کر بھولے بھٹکے لوگوں کو راہ راست پر لانے کے سامان بہت آسانی سے مہیا کر سکتے ہیں۔ یہ بھی آپ کا صدقہ جاریہ ہو گا۔ مینیجر الفضل ربوہ

محترم چوہدری عبداللہ خانصاحب رضی اللہ عنہ

از مکرم مسعود احمد صاحب خورشید۔ کراچی

ذاتی قابلیت

خاکسار ماہ ستمبر ۱۹۵۶ء میں لاہور سے کاروباری سلسلہ میں مستقل طور پر کراچی آیا۔ اور محترم چوہدری عبداللہ خانصاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ انکی انتظامی قابلیت۔ حسن تدبر۔ خلوص و محبت پروقار شخصیت اور سلسلہ احمدیہ سے گہری وابستگی نے ہر احمدی کو ان کا گرویدہ بنا رکھا تھا۔ جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقف جدید کی تحریک جاری فرمائی۔ تو ان دنوں چوہدری صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کا تبادلہ حیدرآباد سندھ ہو گیا تھا اور مجلس خدام الاحمدیہ کراچی نے ان کے اعزاز میں شیزان ہوٹل میں ٹی پارٹی دی۔ دعوت کے اختتام پر چوہدری صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ نے مجھے ایک طرف علیحدہ لے جا کر دریافت فرمایا کہ آپ نے وقف جدید میں کتنے حصے لئے ہیں۔ میں نے بتلایا کہ ۵۰ حصص لئے ہیں۔ فرمایا کہ میری خواہش ہے کہ آپ زیادہ قربانی کریں اور مزید حصے لیں۔ چنانچہ میں نے ۵۰ حصص بڑھا دینے کا وعدہ کیا جس پر بے حد خوش ہوئے اور فرمایا کہ مجھے آپ سے یہی توقع تھی۔ اس کے علاوہ بھی کئی مواقع پر مجھے علیحدگی میں بعض دینی خدمات کے لئے تحریک فرمائی۔ جس سے ظاہر ہے کہ چوہدری صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ جماعت کے افراد کو دینی کاموں میں حصہ لینے کے لئے انفرادی طور پر بھی ترغیب دلاتے رہتے تھے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے خاص محبت بلکہ عشق تھا۔ جب جمعہ کا خطبہ دیا کرتے تو دوسرے خطبے کے وقت درود شریف میں یہ الفاظ پڑھا کرتے تھے:۔

اللھم صل علےٰ نبیینا وشفیعنا ومولانا محمد وعلےٰ اٰل نبیینا وشفیعنا و مولانا محمد کما صلیت علےٰ ابراھیم وعلےٰ اٰل ابراھیم انک حمید مجید۔

اور اسی طرح درود شریف کے بقیہ حصہ میں بھی حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نبیینا وشفیعنا ومولانا کے الفاظ استعمال فرمایا کرتے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذات بابرکات سے خاص وابستگی تھی۔ حضور پرنور کی کراچی تشریف آوری کے ایام میں اپنے وقت کا بیشتر حصہ بلکہ دفتر سے آنے کے بعد تمام وقت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی قیامگاہ پر گذارتے۔ اپنی بیماری اور تکلیف کے باوجود حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ ۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کا خود سٹیشن پر استقبال کرتے۔ اور حضور کی واپسی کے وقت بھی سٹیشن پر جا کر گاڑی کی روانگی کے وقت تک موجود رہتے۔

حضور پرنور کی بیماری کی وجہ سے انہیں سخت فکر اور تشویش رہتی حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذات والا صفات کے لئے دعا اور صدقہ کی تحریک کے سلسلہ میں جماعت کو نصیحت کرتے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ جماعت کے غم اور فکر کی وجہ سے بیمار ہوئے ہیں۔ لہذا جماعت کا فرض ہے کہ جس طرح حضور دن رات سلسلہ کے لئے اور جماعت کے لئے کام کرتے ہیں۔ اسی طرح وہ بھی دن رات حضور کی صحت کے لئے دعا کرے۔

خدمتِ دین کا جذبہ

دین کی خدمت کا بے پناہ جذبہ رکھتے تھے۔ باوجود اس کے کہ ان کی طبیعت ناساز ہوتی اکثر اوقات خود خطبہ جمعہ پڑھاتے۔ اور جماعت کو خطبات میں چندوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے نیکی کے کام انجام دینے اور نظام جماعت کو بہتر بنانے میں ممد و معاون بننے کے لئے موثر تحریک کرتے۔ ایک خطبہ میں فرمایا کہ میں جب تک خود کسی چندہ میں حصہ نہ لے لوں۔ کسی کو اس چندہ کی تحریک نہیں کرتا۔

میرے والد محترم مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری ۱۹۵۷ء میں حج پر تشریف لے جانے والے تھے۔ ان ایام میں چوہدری صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ ناظم آباد کے "دارالذکر" کا سنگ بنیاد رکھنے اور دعا کرانے کیلئے تشریف لائے بعد میں چوہدری صاحب مرحوم نے والد صاحب سے معانقہ کیا۔ دیر تک آپ پر رقت طاری رہی۔ والد صاحب کو حج کے ایام میں دعا کرنے کے لئے فرمایا۔

کراچی کے خدام الاحمدیہ کی تربیت کا انہیں خاص خیال رہتا۔ موقعہ ملنے پر نوجوانوں کو دین کی خدمت کی ترغیب

کلماتِ طیبات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"بدظنی بہت ہی بُری بلا ہے"

خوب یاد رکھو کہ ساری خرابیاں اور برائیاں بدظنی سے پیدا ہوتی ہیں اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اس سے بہت منع فرمایا ہے۔ اور پھر فرمایا کہ ان بعض الظن اثمٌ اگر لوگ ہم سے بدظنی نہ کرتے۔ اور صدق اور استقلال کے ساتھ وہ ہماری باتیں سنتے، ہماری کتابیں پڑھتے اور ہمارے پاس رہ کر ہمارے حالات کا مشاہدہ کرتے تو ان الزامات کو جو وہ ہم پر لگاتے ہیں ہرگز نہ لگاتے لیکن جب انہوں نے خدا تعالیٰ کے اس ارشاد کی عظمت نہ کی اور اسپر کاربند نہ ہوئے تو اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ مجھ پر بدظنی کی اور میری جماعت پر بھی بدظنی کی اور جھوٹے الزامات اور اتہامات لگانے شروع کر دیئے یہانتک کہ بعض نے بڑی بیباکی سے یہ لکھدیا کہ یہ تو دہریوں کا گروہ ہے، اور یہ لوگ نمازیں نہیں پڑھتے روزے نہیں رکھتے وغیرہ وغیرہ۔ اب اگر وہ اس بدظنی سے بچتے تو انکو جھوٹ کی لعنت کے نیچے نہ آنا پڑتا! اور وہ اس سے بچ جاتے میں سچ کہتا ہوں کہ بدظنی بہت ہی بُری بلا ہے جو انسان کے ایمان کو تباہ کر دیتی ہے! اور صدق اور راستی سے دُور پھینک دیتی ہے اور دوستوں کو دشمن بنا دیتی ہے، کمال حاصل کرنے کیلئے ضروری ہے کہ انسان بدظنی سے بہت ہی بچے! اور اگر کسی کی نسبت کوئی سوءظن پیدا ہو تو کثرت کیساتھ استغفار کرے! اور خدا تعالیٰ سے دعائیں کرے تاکہ اس معصیت اور اسکے بُرے نتیجہ سے بچ جاوے جو اس بدظنی کے پیچھے آنیوالا ہے اسکو کبھی معمولی چیز نہیں سمجھنا چاہیئے یہ بہت ہی خطرناک بیماری ہے، جس سے انسان بہت جلد ہلاک ہو جاتا ہے۔

غرض بدظنی انسان کو تباہ کر دیتی ہے۔ یہاں تک لکھا ہے کہ جس وقت دوزخی لوگ جہنم میں ڈالے جائینگے تو اللہ تعالیٰ ان سے یہی فرمائیگا کہ تم نے اللہ تعالیٰ پر بدظنی کی بعض لوگ اس خیال کے بھی ہیں جو یہ سمجھتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ خطا کاروں کو معاف کر دیگا۔ اور نیکو کاروں کو عذاب دیگا۔ ایسا خیال بھی اللہ تعالیٰ پر بدظنی ہے اس لئے کہ اسکی صفت عدل کے سراسر خلاف ہے۔ گویا نیکی اور اسکے نتائج کو جو قرآن شریف میں اس نے مقرر فرمائے ہیں۔ بالکل ضائع کر دینا اور بے سود ٹھہراتا ہے۔ پس خوب یاد رکھو کہ بدظنی کا انجام جہنم ہے اسکو معمولی مرض نہ سمجھو۔ بدظنی سے ناامیدی۔ اور ناامیدی سے جرائم۔ اور جرائم سے جہنم ملتا ہے۔ بدظنی صدق کی جڑ کاٹنے والی چیز ہے۔ اس لئے تم اس سے بچو۔

(ملفوظات ص ۳۵۵۔ ۳۵۶)

دلائے۔ بُرے کاموں سے بچنے کی تلقین فرماتے۔ ایک تقریر میں خدام کو فرمایا کہ اگر آئندہ اجلاس میں مَیں نے خدام کو ننگے سر دیکھا تو مَیں ان سے خطاب نہیں کرونگا۔ چنانچہ آئندہ اجلاسوں میں خدام نے ان کی نصیحت پر لبیک کہا اور ٹوپیاں پہننے لگے۔ خدام کو بار بار یاد دلایا کرتے تھے کہ آپ لوگ اپنے مقام کو قائم رکھیں ایسا کبھی نہ ہو کہ آپ اس مقام سے نیچے گر جائیں۔

اللہ تبارک تعالے محترم چوہدری صاحب کے درجات بلند کرے۔ اور اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے آمین۔

اے خدا برتربت او بارش رحمت ببار
داخلش کن از کمال فضل در بیت النعیم

وصیت فارم پُر کرنے کے لئے ضروری ہدایات

باوجود متعدد مرتبہ اعلان کرنے کے وصیت فارم بالعموم احتیاط اور درست طور پر نہیں لکھے جاتے اس لئے تکمیل کے لئے واپس کرنے پڑتے ہیں۔ یا تکمیل کے لئے خط و کتابت کرنی پڑتی ہے۔ اور ان کی منظوری حاصل کرنے میں تاخیر کی ایک وجہ یہی ہو جاتی ہے لہٰذا منہ رجہ ذیل ہدایات وصیت فارموں کی تکمیل کے لئے پھر ایک مرتبہ شائع کی جاتی ہے۔ وصیت کرنے والے اور وصیت لکھنے والے گواہ اور مصدقین احباب ان ہدایات کو مدنظر رکھیں۔

(۱) وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ لکھی جائے۔ نہ کہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

(۲) وصیت کی عبارت میں مشکوک اور کٹے ہوئے الفاظ پر لکھنے والے کے دستخط ہونے چاہئیں۔

(۳) وصیت کنندہ کا اپنا پتہ مکمل ہونا چاہیئے جس پر خط و کتابت ہو سکے۔

(۴) وصیت پر دو گواہوں کے دستخط معہ ولدیت اور ان کے اور ان کے پتے مکمل ہونے چاہئیں۔ گواہ اگر قریبی رشتہ دار ہو تو بہتر ہے۔

(۵) وصیت میں اگر جائیداد غیر منقولہ (زمین یا مکان وغیرہ) پیش کی گئی ہو تو بالغ ورثاء اور شرکاء کے دستخط معہ ولدیت اور مکمل پتے کے ہونے چاہئیں۔

(۶) وصیت میں درج کردہ جائیداد غیر منقولہ کی تفصیل پوری پوری (محل وقوع رقبہ اور اندازہ قیمت کا درج ہونا ضروری ہے۔ اور حصہ آمد کی صورت میں ماہوار آمدنی اور اس کا ذریعہ۔

(۷) الف :۔ تصدیقی فارم پر مقامی جماعت کے دو عہدیداروں کی تصدیق ہونی چاہیئے۔

ب :۔ مستورات کی وصیتوں پر اگر مقامی لجنہ قائم ہو تو اس کی تصدیق بھی کروا دی جائے ورنہ مقامی جماعت کے عہدہ داروں کی تصدیق کافی ہے۔

(۸) مستورات کی وصیتوں میں علاوہ دیگر جائیداد یا ماہوار آمدنی کے مہر کا ذکر خصوصیت سے ہونا چاہیئے کہ کتنا ہے اور آیا خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ یا وصول کر لیا ہوا ہے۔ اگر مہر کی رقم وصول ہو چکی ہے، تو اب کس شکل میں ہے۔

(۹) مہر کے حصّہ وصیت کے متعلق (اگر مہر ہنوز بذمہ خاوند واجب الادا ہے) خاوند کی تحریر وصیت کے ساتھ شامل ہونی چاہیئے۔ کہ وہ ادا کرنے کا ذمہ دار ہے۔

(۱۰) چندہ شرط اوّل (حسب حیثیت کم سے کم موازی ۸ر) اور چندہ اعلان وصیت بوقت تحریر وصیت ادا کر کے رسید کا نمبر اور تاریخ وصیت فارم کے حاشیہ پر نوٹ کیا جائے۔ یہ امر ملحوظ رہے کہ ان دونوں چندوں کی فوری ادائیگی تکمیل وصیت کے لئے ضروری ہے، ورنہ کارروائی ملتوی رہے گی۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مجدد کا مقام حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کی نظر میں

(از مکرم مولوی عزیز الرحمن صاحب منگلا مولوی فاضل مربی سلسلہ احمدیہ)

جب کوئی مجدد دنیا میں آتا ہے تو یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ دنیا میں وہ اپنا وجود پیش کرتا ہے یا نہیں۔ مجدد کا معنی ہی یہ ہے کہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق آیا ہے۔ لہٰذا اس کی اطاعت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہوتی ہے۔ وہ اپنا وجود دنیا کے سامنے پیش نہیں کرتا۔ وہ یہ نہیں کہتا کہ میرے جسم پر ایمان لاؤ۔ میرے اعضاء پر اور میرے گوشت پوست پر ایمان لاؤ۔ وہ تو کہتا ہے میں دنیا میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پھیلانے آیا ہوں۔ لہٰذا اس کام میں جو میری اطاعت اور امداد و نصرت کرے گا خدا اس پر راضی ہوگا اور جو اس کام میں میرے لئے روک بنے گا اس پر خدا ناراض ہوگا۔

بعض لوگ کہتے ہیں مجدد آ کر دنیا میں اپنی طرف سے دعوت نہیں دیتا۔ لہٰذا اس کے ماننے یا نہ ماننے میں کوئی حرج نہیں ایسے احباب کی خدمت میں حضرت شاہ ولی اللہ مجدد صدی بارہویں دہلوی کے چند ارشادات پیش کئے جاتے ہیں جن سے مقام مجدد واضح ہو جاتا ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی مجدد صدی دوازدہم فرماتے ہیں:

(۱) "فرد کامل کا ذات حق کے ساتھ ایک وہ ربط ہوتا ہے جس میں کہ وہ کسی توسط کو قبول نہیں کرتا۔ اس نوع کے ربط سے فرد کامل کو وہ تمام علوم حاصل ہو جاتے ہیں جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے انبیاء پر اتارے گئے فرد کامل ان پر کامل طور پر یقین رکھتا ہے صرف یقین نہیں بلکہ اس کو ان علوم پر پورا اطمینان بھی ہوتا ہے"۔

(فیوض الحرمین ص۱۰۷)

(۲) پھر فرماتے ہیں کہ خدا تعالےٰ نے مجھے فرمایا ہے:۔

"فَاِمَّا اَنْ تُعَذِّبَهُمْ وَاِمَّا اَنْ تَتَّخِذَ فِيهِمْ حُسْنًا۔"

ترجمہ:۔ اے ولی اللہ خواہ لوگوں کو عذاب دے۔ اور خواہ ان سے بھلائی اختیار کر"

(تفہیمات الٰہیہ جلد دوم ص۱۲۶)

(۳) نیز فرماتے ہیں خدا تعالےٰ نے مجھے فرمایا:۔

"اِنَّا جَعَلْنَاكَ اِمَامَ هٰذِهِ الطَّرِيقَةِ وَاَوْصَلْنَاكَ ذُرْوَةَ سَنَامِهَا وَسَدَدْنَا طُرُقَ الْوُصُولِ اِلٰى حَقِيقَةِ الْقُرْبِ كُلَّهَا الْيَوْمَ غَيْرَ طَرِيقَةٍ وَاحِدَةٍ وَهُوَ مُحَبَّتُكَ وَالْاِنْقِيَادُ لَكَ فَاَهْلُ الْمَشْرِقِ وَاَهْلُ الْمَغْرِبِ كُلُّهُمْ رَعِيَّتُكَ وَاَنْتَ سُلْطَانُهُمْ عَلِمُوا اَوْ لَمْ يَعْلَمُوا فَاِنْ عَلِمُوا فَازُوا وَاِنْ جَهِلُوا خَابُوا۔"

(تفہیمات الٰہیہ حصہ دوم ص۱۲۵)

ترجمہ:۔ ہم نے تجھے اس طریقہ کا امام بنایا اور اس بلند چوٹی تک پہنچایا۔ اور قرب الٰہی کے تمام راستے آج کے دن تمام بند کر دیئے ماسوائے ایک طریقہ کے اور وہ طریقہ صرف تیری محبت اور اطاعت کا طریقہ ہے۔ پس اہل مشرق اور اہل مغرب تمام تیری رعیت ہیں اور تو ان کا بادشاہ ہے۔ خواہ کوئی جانے یا نہ جانے اگر جان گئے تو کامیاب ہو گئے اور اگر نہ جانا تو خسارہ میں پڑ گئے۔

نیز فرماتے ہیں:۔

"جہانیاں بمن آیند و ہمتے طلبند از اں سبب کہ منم ایں زمان مطاع جہان
کنوں وصیّ رسولم خزانہ دار علوم
بدست ماست کنوں خیر و انتفاع جہان"

(تفہیمات الٰہیہ دوم تفہیم ص۵۳)

ترجمہ:۔ لوگ میرے پاس آ کر درخواست دعا کرتے ہیں۔ اس لئے کہ اس زمانہ میں دنیا کا مطاع قابل اطاعت میں ہوں۔ رسول خدا علیہ السلام وصی کا وصیّ میں ہوں۔ علوم نبوی کا خزانہ دار میں ہوں۔ اس دور میں

ولادت

مکرم ابو المنیر مولوی نور الحق صاحب کو مورخہ ۱۸ جولائی ۵۹ء کو اللہ تعالےٰ نے چھٹا بچہ عطا فرمایا ہے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے دبیر الحق نام رکھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو لمبی اور باقبال زندگی عطا فرمائے اور نیک اور خادم دین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

میری ہمشیرہ انور شاہدہ وصفیہ پروین عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

محمد یسین دارالصدر غربی ربوہ

مجالس خدام الاحمدیہ کی کارگذاری — رپورٹ ماہ جون

خلق خدا کی بے لوث خدمت۔ نماز باجماعت۔ درس اور دیگر دینی کاموں کا اہتمام

ذیل میں ان مجالس خدام الاحمدیہ کی کارگذاری کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔ جن کی طرف سے ۵۹/۷/۲۰ تک رپورٹیں موصول ہو چکی ہیں۔ رپورٹوں کے آنے کا سلسلہ ابھی جاری ہے تاہم جتنی رپورٹیں اب تک موصول ہوئی ہیں۔ درج کی جا رہی ہیں۔ مجالس کو کوشش کرنی چاہیئے کہ ان کی رپورٹیں زیادہ سے زیادہ ۱۵ تاریخ تک مرکز میں پہنچ جایا کریں

قائدین علاقائی و اضلاع کی رپورٹوں کا خلاصہ رسالہ خالد ماہ اگست ۱۹۵۹ء میں شائع کیا جا رہا ہے۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

انور آباد

خدام کی تعداد ۱۹ ہے ایک خادم غرباء کی مدد کے لئے -/۵۰ روپے ماہوار دیتے ہیں نماز باجماعت کا انتظام ہے تمام خدام نماز باجماعت کے پابند ہیں کوئی خادم تمباکو نوش نہیں ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں خدام نے کھیل کے لئے ایک میدان تیار کیا۔

سلیم پور

یہ ایک دیہاتی مجلس ہے۔ جو تین چار مختلف مواضعات پر مشتمل ہے۔ جو ایک دوسرے سے کافی فاصلہ پر ہیں۔ غرباء کی مدد کی جاتی رہی۔ تحریک جدید کے بقایا جات کی وصولی کی کوشش کی جا رہی ہے۔ تین مرتبہ وقار عمل منایا گیا۔ حالیہ سیلاب میں خدام نے مکانات خالی کرنے میں مدد دی اور سامان محفوظ مقام پر پہنچایا

پاکپتن

نئی مجلس ہے۔ خدام کی تعداد دس ہے۔ سست خدام کو بیدار کرکے کام کرنے کی تلقین کی گئی۔ اطفال کی تعداد ۲ ہے۔ ان کی تربیت کی جاتی ہے۔ پانچ گھروں میں مردنہ ہونے کی وجہ سے سودا لا کر دیا جاتا رہا جن میں سے دو گھر غیر احمدیوں کے ہیں۔

کرونڈی

دیہاتی مجلس ہے۔ خدام کی تعداد ۱۹ ہے ماہ زیر رپورٹ میں ۱۷ افراد کا مفت علاج کیا گیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے تمام افراد بھی صحت یاب ہو گئے ہیں۔ مسافروں کو گاڑی پر سوار کرانے میں مدد دی جاتی رہی۔ بعض غرباء کی نقدی کی صورت میں امداد کی۔ مجلس حسن بیان کا ایک اجلاس ہوا اس مجلس کے سو فیصدی خدام تحریک جدید دفتر دوم میں شامل ہیں۔ اور سوائے ایک کے باقی سب کی طرف سے وعدہ جات کی پوری ادائیگی ہو چکی ہے۔ مسجد کی صفائی کی گئی نماز باجماعت کی تاکید کی جاتی ہے۔ درس باقاعدہ ہوتا ہے۔ اطفال کی تعداد ۱۳ ہے چار اطفال امتحان میں شریک ہوئے۔

گوجر خاں

خدام کی تعداد ۹ ہے۔ غرباء کو کھانا کھلایا گیا۔ ایک ضعیفہ کی لکڑیاں اٹھا کر اس کے گھر پہنچائی گئیں۔ تحریک جدید کے چندہ کی وصولی کی کوشش کی جا رہی ہے۔ آٹھ خدام نے اس ماہ میں ایک ایک دن پیغام حق پہنچانے کے لئے وقف کیا ہے۔ ایک مرتبہ وقار عمل منا کر پانی کے تین چشمے صاف کئے گئے۔ نماز باجماعت کی ادائیگی کی تلقین کی جاتی ہے ایک خادم نے سگریٹ ترک کر دی ہے۔

گرمولا ورکاں

خدام کی تعداد ۲۰ ہے۔ تحریک جدید کے چندہ کی وصولی کی کوشش کی جا رہی ہے۔ سات خدام نے ایک ایک دن تبلیغ اسلام کے لئے وقف کیا ہے۔ اطفال کی تعداد ۱۰ ہے رسالہ تشحیذ الاذہان جاری ہے۔ اور اطفال کی تربیت کی طرف خاص توجہ دی جا رہی ہے

منٹگمری

خدام کی تعداد ۴۰ ہے۔ سست خدام کو بیدار کرنے کے لئے ان کے مکان پر جا کر انہیں تلقین کی گئی۔ ۴ غرباء کو مفت ادویہ تقسیم کی گئیں ایک مکان کو اچانک آگ لگ جانے کی اطلاع پر فوراً احباب کو جمع کرکے آگ پر قابو پایا گیا اور مستورات کو بالائی منزل سے اتارا گیا۔ لائبریری قائم ہے۔ خدام اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں تحریک جدید کے بقایا جات کی وصولی کی کوشش کی جا رہی ہے۔ دو مرتبہ وقار عمل منا کر مسجد کی صفائی کی گئی۔ پندرہ روزہ تربیتی اجلاس باقاعدہ منعقد ہوتے ہیں۔ جن میں خدام کو مختلف مسائل سے واقف کرایا جاتا ہے۔

باندھی

دیہاتی مجلس ہے۔ لیکن بیدار مجلس ہے۔ مختلف قسم کی ورزشوں کا انتظام ہے تا خدام کی صحت بحال رہے۔ یہاں پانی کی سخت کمی ہے۔ صرف ایک کنواں تھا۔ جس سے گذارہ ہو جاتا تھا۔ مگر اب یہ بیکار ہو گیا ہے مجلس نے گاؤں میں دو نلکے لگوا دیئے۔ لیکن وہ بھی ۲۴ گھنٹے چلنے کی وجہ سے بار بار ٹوٹ جاتے ہیں۔ دو یوم لگاتار بارش کی وجہ سے کئی جھونپڑیاں گر گئیں۔ جنہیں خدام نے دوبارہ تیار کیا۔ ایک خادم کا بازو ٹوٹ جانے پر آٹھ میل کے فاصلہ سے حکیم کو لایا گیا۔ خدام کو نماز کا ترجمہ سکھایا جاتا ہے لائبریری قائم ہے جس میں سلسلہ کی تمام کتب موجود ہیں۔ چندہ تحریک جدید سو فیصدی ادا ہو چکا ہے ریلوے اسٹیشن سے گاؤں کی طرف جانے والی کچی سڑک خراب ہو گئی تھی۔ خدام نے سڑک کو اور پل کو درست کیا۔ اس طرح ایک دوسری سڑک کی مرمت کی گئی۔ زیر تعمیر مسجد کی مرمت کی گئی خدام کی تربیت کے لئے پندرہ روزہ تربیتی اجلاس ہوتے ہیں۔ جن میں مختلف مسائل بیان کرکے خدام کی تربیت کی کوشش کی جاتی ہے۔

لائل پور

خدام کی تعداد ۱۵۴ ہے۔ تنظیم کی تکمیل کے لئے شہر کو مختلف حلقوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ ورزش جسمانی کے لئے سٹینڈ بنایا گیا ہے۔ جہاں خدام باقاعدہ ورزش کرتے ہیں مقامی نہر پر ایک ٹرپ منایا گیا۔ جہاں ان خدام کو تیرنا سکھایا گیا جو تیرنا نہیں جانتے تھے۔ مختلف قسم کی سکیمیں ہوئیں۔ دس معذور اشخاص کا مفت علاج کیا گیا۔ تین غریب دوستوں کو کپڑوں کے علاوہ نقدی کی صورت میں بھی مدد دی گئی۔ عید کے موقعہ پر سارا انتظام خدام کے سپرد تھا۔ پانی اور سائیکل سٹینڈ کا انتظام کیا گیا تھا۔ آٹھ خدام کو قرآن کریم ناظرہ پڑھانے کا باقاعدہ انتظام ہے۔ بزم حسن بیان قائم ہے۔ چار اجلاس ہوئے۔ بزم انصار سلطان القلم کا قیام بھی عمل میں لایا گیا لائبریری قائم ہے۔ ۵۰ کتب برائے مطالعہ جاری کی گئیں ۸۰ افراد نے استفادہ کیا چندہ تحریک جدید کی وصولی میں کچھ کمی آ گئی تھی۔ اب اس رفتار کو تیز کر دیا گیا ہے۔ ۱۶ افراد زیر تربیت ہیں شہر سے چھ میل دور پانچ خدام پر مشتمل ایک وفد پیغام حق پہنچانے کے لئے بھجوایا گیا۔ جس نے زبانی گفتگو کے علاوہ لٹریچر بھی تقسیم کیا۔ ایک وقار عمل منا کر مسجد فضل کو اندر باہر سے اچھی طرح صاف کیا۔ ہر جمعہ سائیکل سٹینڈ کی ڈیوٹی دی جاتی ہے۔ تربیتی اجلاس مختلف حلقوں میں باری باری منعقد کرکے نماز باجماعت کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔

جھنگ صدر

خدام کی تعداد اسی ہے۔ خدام کو بیدار اور مستعد بنانے کے لئے قائد صاحب نے دورہ کا پروگرام بنایا ہے۔ آٹا اور نقدی جمع کرکے غرباء میں تقسیم کی جاتی ہے۔ مسجد کی صفائی کی جاتی ہے۔ تربیتی اجلاس ہوتے ہیں۔ مختلف اوقات میں تربیتی اجلاس منعقد کرکے اطفال کی تربیت کی جاتی ہے

ڈھر کرم سنگھ

ضلع سیالکوٹ کی دیہاتی مجلس ہے۔ خدام کی تعداد ۱۶ ہے۔ پہلی مرتبہ رپورٹ آئی ہے تربیتی اجلاس ہوا۔ جس میں حقہ نوشی ترک کرنے کی تلقین کی گئی۔ نیز ڈاڑھی رکھنے کی تلقین کی گئی۔ نماز کے لئے خدام کو گھروں سے بلانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ چھ گھنٹے متواتر کام کرکے مسجد مقامی کی صفائی کے علاوہ اسکی چاردیواری کی مرمت کی گئی۔

گنج مغلپورہ

خدام کی تعداد ۳۶ ہے۔ سست خدام کو مستعد کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ خدام مختلف کھیلوں مثلاً فٹ بال۔ کرکٹ۔ ہاکی وغیرہ میں حصہ لیتے ہیں دس روپے کی رقم غرباء اور معذوروں میں تقسیم کی گئی۔ دو ہزار سے زائد افراد کو ٹھنڈا پانی پلایا گیا ضرورت پر ابتدائی طبی امداد پہنچائی جاتی ہے۔ تحریک جدید کے چندوں کی وصولی کی کوشش کی جا رہی ہے ۳۰ خدام نے ایک ایک دن خدمت اسلام کے لئے وقف کیا۔ تین مرتبہ وقار عمل منا کر مسجد کی صفائی کی گئی اور قناتیں اور شامیانے لگانے اور دریاں بچھانے کا انتظام کیا گیا۔ اطفال کی تعداد ۳۲ ہے۔ ہر روز مربی صاحب کی نگرانی میں بچوں کے تربیتی اجلاس ہوتے ہیں۔

درخواست دعا

عزیزی نصیر احمد بھٹی ابن قاضی بشیر احمد صاحب بھٹی آف راولپنڈی لمبے عرصہ سے بیمار چلا آرہا ہے گذشتہ سال اپنے چچا قاضی عبدالسلام بھٹی کے پاس نیروبی میں بغرض علاج و تبدیلی آب و ہوا گیا تھا۔ مگر وہاں بھی کوئی فائدہ نہ ہوا۔ واپسی پر اب اڑھائی ماہ سے حیدرآباد میں زیر علاج ہے۔ کمزوری بہت بڑھ گئی ہے اور جملہ لواحقین سخت پریشان ہیں احباب کرام کی خدمت میں نہایت الحاح سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے عزیز کو جلد تر کامل صحت عطا فرما دے۔ آمین

افرادِ جماعت کی دو اہم ذمہ واریاں

جملہ افراد کو وصیت کرنی چاہئے اور اپنی ساری زندگی تقویٰ سے بسر کرنی چاہیے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ کی طرف سے اپنی وفات کی اطلاع پاکر رسالہ الوصیت تحریر فرمایا۔ جس میں جماعت کے مستقبل اور سلسلہ کی عظیم الشان ترقی کے ذکر کے ساتھ ساتھ جماعت کو تاکیدی وصیت فرمائی کہ وہ دنیا بھر میں اسلام کو قائم کرنے اور اس اعلیٰ مقصد کے لئے جو حضور علیہ السلام کی بعثت کا بنیادی مقصد ہے۔ کامل قربانی کرے۔ حضور تحریر فرماتے ہیں۔

"خدا تعالےٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیاء ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالےٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔ مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے" (الوصیت ص۹)

جماعت احمدیہ کے قیام کا یہ مقصد عظیم کس طرح پورا ہوسکتا ہے اور جماعت احمدیہ اس ذمہ واری سے کس طرح سبکدوش ہوسکتی ہے۔ اس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نرمی۔ اخلاق اور دعاؤں کے علاوہ اپنے رسالہ میں دو گر بیان فرمائے ہیں۔

اوّل یہ کہ جماعت کے سب لوگ تقویٰ اور پرہیز گاری کی زندگی اختیار کریں اور اپنے نیک نمونہ سے عملی طور پر دنیا کے لوگوں کو دعوت دیں کہ جس درخت کے یہ پھل ہیں وہ نہایت اعلیٰ اور نہایت شیریں ہے۔

دوم یہ کہ تمام متقی اور نیکوکار لوگ اپنی آمد اور جائیداد کا معتدبہ حصہ اشاعت اسلام کے لئے وقف کریں اور ہر سچا احمدی ۱/۱۰ سے لے کر ۱/۳ تک آمد اور جائیداد کی وصیت کرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وصیت کے اس نظام کو منافقوں کے لئے گراں اور مشکل قرار دیا ہے۔ گویا اس زمانہ کا یہ مالی جہاد ہے جو ایک سچے احمدی کو ضرور کرنا چاہئے۔ حضور علیہ السلام کی دعایا اور ہدایت کے مطابق تقویٰ و پرہیز گاری کی زندگی بسر کرنا اور مسلسل مالی قربانی کرنا ہر احمدی کی ذمہ واری ہے۔ اور یہی وہ ذریعہ ہے جس سے ہم اس بنیادی مقصد کو حاصل کر سکتے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد مقرر فرمایا ہے۔

پس موصی بنا اور تقویٰ سے زندگی بسر کرنا ہمارا نصب العین ہے اس لئے ہمیں ہر لمحہ اس کو مدنظر رکھنا چاہئے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

ایک مفید پنجابی منظوم رسالہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کی رو سے بموجب آیت والذین ھم عن اللغو معرضون۔ تمباکو نوشی لغویات سے ہے۔ مرحوم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مصنف چٹھی مسیح کا ایک پنجابی منظوم رسالہ ان کے فرزند مرزا محمد حسین صاحب چٹھی مسیح دارالسعد ربوہ نے شائع کیا ہے۔ دو آنے قیمت ہے۔ دیہاتی جماعتوں کے لئے مفید ہے۔ احباب استفادہ فرمائیں۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

سیکرٹریان تحریک جدید کی توجہ کیلئے

صدر و امراء صاحبان کی خدمت میں متعدد مرتبہ درخواست کی جاچکی ہے کہ سیکرٹریان تحریک جدید کا تقرر ازبس ضروری ہے۔ امید ہے جملہ جماعتوں میں سے ایسے سیکرٹریان نے اپنا اپنا کام سنبھال لیا ہوگا۔

مرکز سے براہ راست ہدایات لینے کے لئے سیکرٹریان تحریک جدید کو چاہئے کہ جلد از جلد اپنے تقرر کی تاریخ اور مکمل ایڈریس کی اطلاع دفتر ہذا کو بھجوا دیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

تعمیر مساجد میں حصہ لینے والوں کے لئے بشارات

سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے فرمایا ہے کہ جو شخص میرے لئے مسجد بناتا ہے میں اس کے لئے آخرت میں گھر بناتا ہوں . . . . . . یہ وہ وعدہ ہے جو کہ خدا تعالےٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت کیا کہ اگر تم میرے لئے دنیا میں گھر بناؤ گے تو میں تمہارے لئے آخرت میں گھر بناؤں گا۔"

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کے سامنے چندہ مساجد کے لئے نہایت آسان لائحہ عمل پیش فرما کر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ کیونکہ جماعت کا ہر فرد اپنی حیثیت کے مطابق اس میں حصہ لے کر اپنا گھر جنت میں بنا سکتا ہے۔ اس لائحہ عمل کی تفصیل یہ ہے۔

ممالک بیرون میں چندہ تعمیر مساجد کا لائحہ عمل

(۱) بڑے تاجر: مثلاً منڈیوں کے آڑھتی اور کارخانوں کے مالک ہر مہینہ کی پہلی تاریخ کے پہلے سودے کا پورا منافع خانہ خدا کی تعمیر کے لئے دیں۔

(۲) چھوٹے تاجر: ہر مہینہ کے پہلے دن کے پہلے سودے کا منافع خانہ خدا کی تعمیر کے لئے دیں۔

(۳) ملازمین: (ا) ہر سال پہلی سالانہ ترقی مساجد تعمیر کے لئے دیں۔ (ب) پہلی دفعہ ملازم ہونے کی صورت میں پہلی تنخواہ کا دسواں حصہ دیں (ج) عارضی ملازمین جن کو ترقی نہیں ملتی ایک ماہ کی تنخواہ کا ۱/۱۰ دیں۔

(۴) وکلاء۔ ڈاکٹر۔ پیشہ ور صاحبان: گذشتہ سال کی آمد مقرر کریں۔ اور پھر اس تعین کے بعد اگلے سال کی آمدنی میں جو زیادتی ہو اس کا دسواں حصہ نیز ماہ مئی کی آمد کا پانچ فی صد ادا کریں۔

(۵) کنٹریکٹر صاحبان: ہر سال کے ٹھیکوں میں جو مجموعی منافع ہو اس میں سے ایک فی صدی ادا کریں۔

(۶) صناع: بسنری۔ لوہار۔ درزی۔ بڑھئی اور مزدوری پیشہ احباب ہر ماہ کی پہلی تاریخ یا مہینہ کا کوئی اور دن مقرر کرکے اس دن کی جو مزدوری ہو اس کا دسواں حصہ تعمیر مسجد کے لئے دیں۔

(۷) زمیندار احباب جن کی زمین دس ایکڑ سے کم ہو وہ ایک آنہ فی ایکڑ اور اس سے زائد زمین والے دو آنے فی ایکڑ کے حساب دیا کریں۔

(۸) مزارع احباب جن کی مزارعت دس ایکڑ سے کم ہو وہ دو پیسے فی ایکڑ اور زائد مزارعت والے ایک آنہ فی ایکڑ کے حساب سے دیا کریں۔

(۹) مختلف خوشی کی تقاریب پر۔ مثلاً نکاح۔ شادی۔ بچے کی پیدائش۔ مکان کی تعمیر یا امتحان میں پاس ہونے والے خانہ خدا کی تعمیر کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور دیا کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

مجلس انصار اللہ کی مالی تحریکات

چندہ ماہوار۔ سالانہ اجتماع۔ تعمیر دفتر۔ اشاعت لٹریچر

اراکین مجلس انصار اللہ کی یاد دہانی کے لئے اعلان ہے کہ مجلس کے اخراجات کو چلانے کے لئے چار تحریکات جاری ہیں ان کی شرح اس قدر کم رکھی گئی ہے کہ ان میں شمولیت کسی رکن پر بار نہیں ہوسکتی۔ چندہ ماہوار آمد پر ۱/۲ پائی فی روپیہ۔ چندہ سالانہ اجتماع ۱۲ سالانہ اور تعمیر فنڈ و اشاعت لٹریچر حسب استطاعت ہے۔ چندہ تعمیر کے متعلق اراکین کو علم ہے کہ ہم نے اس سال سترہ ہزار روپیہ کی رقم پوری کرنی ہے تاکہ تعمیر کے کام کا پہلا دور اس سال پایہ تکمیل تک پہنچ جائے اور پھر چند سال جب تک کہ دوبارہ توسیع کی ضرورت پیش نہ آئے اس فنڈ کو بند کر دیا جائے پس اس تحریک میں حصہ لیتے وقت اراکین کو اس امر کو مدنظر رکھنا چاہیئے کہ ہم نے اس سال سترہ ہزار روپے کی رقم پوری کرنی ہے اور اسی کے مطابق چندہ دے کر ممنون ہونا چاہیئے جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

لیڈر بقیہ صفحہ (۲)

مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری نے تو صرف یہ دکھانا تھا کہ ایک فرقہ ایسا ہوا ہے جو آپ کو "نبی" نہیں مانتا تھا بلکہ صرف ولی اللہ وغیرہ مانتا تھا۔ اب اس فرقہ کا نام کیا ہے آپ جو چاہیں نام رکھ لیں۔ اسی طرح جس طرح خود لاہوری جماعت کے کئی نام ہو گئے ہیں کوئی انہیں "لاہوری پارٹی" کہتا ہے۔ کوئی پیغامی کہتا ہے۔ اور کوئی "لاہوری مرزائی" کہتا ہے اور آپ خود اپنے آپ کو "لاہوری احمدی" کہتے ہیں اور کوئی آپ لوگوں کو صرف "مسلمانوں کا ایک فرقہ" سمجھتا ہے۔ کوئی کافر و مرتد و زندیق تک (نعوذ باللہ) کہہ دیتا ہے۔ سوال صرف یہ ہے کہ آخر ناموں کا کیا سوال ہے دیکھنا تو صرف یہ ہے کہ آپ کے عقائد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں کیا ہیں اور کیا پہلے بھی کوئی ایسے لوگ ہو چکے ہیں جو نبی اللہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے متعلق بھی بعینہ وہی عقائد رکھتے تھے۔ جو آپ کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ہیں۔

آپ کہتے ہیں کہ وہ عیسائی فرقہ نہیں تھا بلکہ عنانیہ تھا جو عنان بن داؤد کے پیرو تھے۔ عنانیہ تو محض اس فرقہ کے شروع کرنے والے کے نام کی وجہ سے لکھا جاتا ہے کیونکہ عنان بن داؤد نے اس کو شروع کیا تھا۔ اسی طرح جس طرح پیغامیوں کو پیغامی اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ لوگ جو اس شخص کے پیرو ہیں۔ جس کے ہاتھ میں اخبار "پیغام صلح" کی عنان تھی۔ کوئی مؤرخ آپ کو "محمد علیئے" بھی کہہ سکتا ہے جس طرح آپ لوگ "احمدیوں" کو "محمودیئے" لکھا کرتے ہیں۔

محض آپ لوگ یہ شور مچا کر کہ "عنانیہ" فرقہ کو عیسائی کہنا ہمالیہ جیسی غلطی ہے آپ اس نتیجہ سے بچ نہیں سکتے جو مولوی ابو العطاء صاحب نے مندرجہ بالا حوالے پیش کر کے نکالا ہے کہ پیغامیوں کی طرح پہلے بھی لوگ ہو چکے ہیں جو "نبیوں" کے درجے گھٹا کر انہیں صرف اولیاء اللہ میں شامل کرتے رہے ہیں۔

شیخ محمد طفیل صاحب کے خیال میں "عنانیہ" یہودیوں کا فرقہ تھا۔ شیخ صاحب خدا کے لئے بتائیں کہ کیا کوئی یہودی یہودی رہ کر ایسا بھی ہو سکتا ہے جو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو "ولی اللہ" مانے وہ قوم جو آپ پر (نعوذ باللہ) بدترین الزامات لگاتی ہے کیا ان کا کوئی ایسا فرقہ ہو سکتا ہے جو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے متعلق ولی اللہ تو بہت بڑی بات ہے کوئی ذرا نیک خیال بھی رکھ سکے۔ معلوم ہوتا ہے شیخ صاحب نے قرآن کریم کا بھی کبھی مطالعہ نہیں کیا۔ ورنہ آپ ایسی بے تکی خیال آرائی کبھی نہ کرتے۔ جیساکہ آپ فرماتے ہیں:۔
نیز اس فقرے سے بھی کہ

"یہ باقی یہود سے سبت کے
بارے میں اختلاف رکھتے ہیں
ظاہر ہے کہ یہ یہودی لوگ تھے
نہ عیسائی"

یہ تو ایسی ہی بات ہے جیساکہ پیغامیوں کے متعلق کہا جائے کہ یہ لوگ مسلمانوں سے "وفات عیسےٰ علیہ السلام" کے متعلق اختلاف رکھتے ہیں۔ اور پھر سوالوں کا سوال یہ ہے کہ کیا "پیغامی" اپنے آپ کو "مسلمانوں" کا فرقہ نہیں سمجھتے؟ حالانکہ کئی غیر احمدی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو (نعوذ باللہ) کذاب اور مفتری سمجھتے ہیں اور طرح طرح کے الزامات آپ پر لگاتے ہیں۔ بالفرض یہ ثابت بھی ہو جائے کہ "عنانیہ فرقہ" اپنے آپ کو یہودی کہتا تھا۔ تو اس سے کیا فرق پڑ جاتا ہے؟ دیکھنا تو یہ ہے کہ اس فرقہ کے عقائد نبی اللہ سیدنا حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے متعلق کیا تھے۔ اور آیا اس فرقہ کو پیغامیوں سے ان عقائد کی وجہ سے کوئی مماثلت ہے یا نہیں۔ اب آپ ہی خدا لگتی کہئے کہ کیا یہ ثابت نہیں ہو چکا کہ بعض لوگ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کو "نبی اللہ" نہیں مانتے تھے۔ بلکہ ان کو صرف ولی اللہ کے زمرہ میں سمجھتے تھے اور یقیناً یہ لوگ باوجودیکہ یہودی قوم میں سے تھے۔ مگر یہودیوں کے خلاف آپ کو نعوذ باللہ "ملعون" نہیں بلکہ خدا رسیدہ سمجھتے تھے اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے معاند نہیں تھے۔ بلکہ محب تھے۔

فھو المراد

درخواست دعا

۱۔ میری لڑکی سیدہ طاہرہ بانو ایسٹ افریقہ سے عنقریب ایک تعلیمی کورس کے لئے انگلستان جا رہی ہیں۔ ان کی کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

۲۔ میرے بھائی بھائی کیپٹن ڈاکٹر سید عبد الحمید صاحب لدھیانوی جو (آسٹریا) میں ڈاکٹری کورس میں ٹریننگ لے رہے ہیں ان کی کامیابی کے لئے احباب دعا فرماویں۔ نیز میری ذاتی مشکلات اور صحت کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار سید صوفی محمد عبد الرحیم لدھیانوی
محلہ دارالرحمت شرقی۔ ربوہ۔ ضلع جھنگ

زمین کی شکل اور ساخت

انسان یہ جانتا ہے کہ زمین ایک مکمل کرہ نہیں ہے۔ یہ اپنے شمالی اور جنوبی سروں پر کچھ چپٹا ہے۔ اس کی سطح پر بلندی اور پستی ہے۔ بلند پہاڑ اور گہری وادیاں ہیں۔ خط استوا پر یہ کرہ کچھ ابھرا ہوا ہے اور اسی وجہ سے یہ اپنے محور پر کچھ ڈگمگاتا ہوا گھومتا ہے۔ ان معلومات کے علاوہ انسان کرۂ ارض کے ٹھیک ٹھیک حجم یا شکل سے واقف نہیں ہے۔ مختلف برعظیموں کی جائے وقوع پوری صحت کے ساتھ متعین نہیں کر سکا ہے۔ موجودہ نقشوں میں برعظیموں یا جزیروں کے جو محل وقوع دکھائے گئے ہیں۔ اندازہ ہے کہ ان میں دو سو فٹ سے لے کر ایک میل یا اس سے کچھ زیادہ کا فرق ہے۔

یونانی عالم اریٹاستھینز نے تیسری صدی قبل مسیح میں کرۂ ارض کے محیط کا ایک خاصا صحیح اندازہ لگایا تھا۔ اسے یہ معلوم تھا کہ موسم گرما میں جب آفتاب خط استوا سے شمال کی سمت اپنے انتہائی فاصلے یعنی راس السرطان پر پہنچتا ہے۔ تو وہ اسوان (جنوبی مصر) کے ٹھیک سر کے اوپر یعنی سمت الراس پر ہوتا ہے۔ لیکن اسی دن اسکندریہ میں جو اسوان سے کوئی پانچ سو میل اور شمال کی سمت ہے۔ آفتاب سمت الراس سے کچھ نیچے یا جھکا ہوا ہوتا ہے۔ چنانچہ اسکندریہ میں ایک مینار کے سائے کی پیمائش کر کے اریٹاستھینز نے حساب لگایا کہ وہاں آفتاب کی شعاعیں زمین پر کوئی ۷½ درجے ترچھی پڑتی ہیں۔ چونکہ ایک دائرے میں ۳۶۰ درجے ہوتے ہیں۔ اس لئے اریٹاستھینز نے یہ استدلال کیا کہ ان دونوں مقامات یعنی اسکندریہ اور اسوان کے درمیان فاصلہ کرۂ ارض کے دائرے یا محیط کا $\frac{1}{48}$ واں حصہ ہے اس طرح ۵۰۰ کو ۴۸ سے ضرب دے کر اس نے کرۂ ارض کا محیط ۲۴۰۰۰ میل متعین کیا۔ جدید حسابات کی مدد سے زمینی محیط کا جو فاصلہ نکالا گیا ہے اس سے یہ فاصلہ کوئی ۸۰۰ میل کم ہے۔

زمین کے ان فاصلوں کو ناپنے کے لئے اریٹاستھینز نے آفتاب سے کام لیا تھا۔ لیکن عالمی ارضی طبیعیاتی سال کے سائنسدان اسی مقصد کے لئے چاند سے کام لے رہے ہیں۔ نہایت اعلیٰ قسم کے ایسے خصوصی کیمروں کی مدد سے جو ریاستہائے متحدہ کی بحری رصدگاہ میں تیار کئے گئے تھے انہوں نے تاروں کے پس منظر کے ساتھ چاند کی تصویریں زمین کے مختلف مقامات سے لیں۔ تصویریں لینے کے اس اختلاف مقام کی وجہ سے تاروں کے پس منظر پر چاند کے مقام میں جو خفیف سی تبدیلی ہوتی ہے۔ اس ترکیب میں وہ خامی نہیں جو کشش ثقل کی مدد سے مقاموں کا طول بلد اور عرض بلد متعین کرنے کی ترکیب میں ہے۔ کیونکہ کشش ثقل کی پیمائش میں ہزاروں مختلف مقامات سے تصویریں لینے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ زمین کے حجم اور شکل کا صحیح علم حاصل ہو۔ اس کے پیش نظر ریاستہائے متحدہ نے دنیا کے طول و عرض میں تصویریں لینے کے لئے ۱۲ قمری کیمرے فراہم کئے ہیں۔

زمین کی شکل اور اس کی ساخت سے متعلق تحقیقاتی کاموں میں مصنوعی سیارے بھی مفید معلومات فراہم کریں گے۔ ان سیاروں کے مداروں پر اثر انداز ہونے والی مرتب بے قاعدگیوں سے زمین کی کشش ثقل اور کثافت کا پتہ چلایا جا سکتا ہے۔ زمینی کشش ثقل کی پیمائش دنیا کے طول و عرض میں کی گئی ہے۔ یہ پیمائشیں اور باتوں کے علاوہ مقامات کے جغرافی محل وقوع اور زمین کی شکل کے ٹھیک ٹھیک تعین کے لئے بھی اہمیت رکھتی ہیں کشش ثقل کرۂ ارض پر ہر جگہ مساوی نہیں ہے۔ خط استوا پر یہ سب سے کم ہے اور قطبین کی طرف بڑھتی جاتی ہے یہ فرق اتنا ہے کہ کوئی شخص جس کا وزن خط استوا پر دو سو پونڈ ہو اس کا وزن قطب شمالی پر دو سو ایک پاؤنڈ ہوگا۔ پچھلے دنوں پہلی مرتبہ قطب جنوبی کے علاقے میں کشش ثقل کی پیمائش کی گئیں اور قطب شمالی کے تحقیقاتی مرکزوں پر بھی اس ضمن میں بہت کام کیا گیا۔

آئزک نیوٹن کے بیان کردہ اصولوں کی روشنی میں خشکی پر کشش ثقل کا حساب لگانا نسبتاً آسان ہے لیکن سمندر پر دقت پیش آتی ہے سمندر پر جو پیمائشیں بھی ہوئیں وہ سطح سمندر سے نیچے آبدوز کشتیوں میں ایسے مقامات یا ایسے وقت کی گئیں جب سمندر ساکن ہو۔ سمندروں ہی کی رکاوٹ کی وجہ سے کرۂ ارض کے ایک بڑے حصے پر کشش ثقل کے بارے میں بہت کم معلومات حاصل ہیں۔ میونخ کے ڈینٹن گراف نے ایک نیا آلہ تیار کیا ہے جس کی مدد سے سائنسدان بڑے سمندروں کی سطح پر کشش ثقل کی پیمائش کر سکتے ہیں۔ اس نئے انتظام میں ایک چھوٹے سے پلیٹ فارم کو چکراؤں کی مدد سے ایک سطح پر تا تھم ساکن رکھا جاتا ہے اور اس پر کشش ثقل پیما آلہ نصب ہوتا ہے۔ اس نئی ترکیب سے کشش ثقل کی پہلی کامیاب پیمائش ۲۲ نومبر ۱۹۵۷ء کو کی گئی۔ یہ تجربہ ہیمانٹ کے طبقات الارضی معمل کے سائنسدانوں نے یو۔ ایس۔ ایس کمپاس آئی لینڈ نامی جہاز پر سرانجام دیا۔ (ماخوذ)

عوامی بہبود کے پیش نظر دوسرے منصوبے کی تکمیل کے لئے حتی المقدور کوشش کیجئے

حکومت اور عوام کو صدر جنرل محمد ایوب خان کی تلقین

کراچی ۲۳ جولائی۔ صدر محمد ایوب خان نے ایک بیان نشر کر کے دوسرے پنجسالہ ترقیاتی منصوبے (۱۹۶۰-۶۵) کے مقاصد بیان کئے ہیں، اور حکومت اور عوام کو تلقین کی ہے کہ وہ عوامی بہبود کے پیش نظر اس منصوبے کی تکمیل کے لئے حتی المقدور کوشش کریں۔

صدر نے کہا کہ پاکستان اس وقت بہت سے اہم مسائل سے دوچار ہے لیکن یہ مسئلہ پاکستان کے سارے مسائل کی نسبت زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ کہ پاکستان کی زرعی پیداوار کم ہے۔ اور اس کی آبادی بڑھنے کی شرح زیادہ ہے۔ لہذا ضروری ہے کہ ملک کی زرعی پیداوار بڑھائی جائے اور آبادی میں جس شرح سے اضافہ ہو رہا ہے۔ اسے کم کر دیا جائے۔ صدر نے کہا کہ منتخب صنعتوں بالخصوص چھوٹی اور گھریلو صنعتوں کی ترقی، زرعی ترقی کے ساتھ ساتھ جاری رہنی چاہیئے۔ صدر نے عوام کے حوصلے اور ہمت کی تعریف کی اور کہا کہ وہ ہمیشہ مشکلات پر قابو پاتے رہے ہیں۔ پاکستانی عوام محنتی اور سخت جان ہیں۔ وہ مشکلات سے مرعوب نہیں ہوا کرتے۔ ہمیں معجزوں کی توقع نہیں رکھنی چاہیئے۔ البتہ ہمیں اس امید سے قدم آگے بڑھانا چاہیئے کہ جو لوگ محنت سے کام کرتے ہیں انہیں اس کا پھل ضرور ملتا ہے۔ ہمیں بتدریج آگے بڑھنا چاہیئے کیونکہ اسی قسم کی پیشرفت کامیابی کی کفیل ہوتی ہے۔

صدر نے کہا کہ منصوبہ بندی کمیشن کی طرف سے جو بیان شائع کیا گیا ہے اس میں صاف صاف باتیں کی گئی ہیں اور اعتدال کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ ماضی میں جو کامیابی حاصل کی گئی ہے اس کے اظہار میں کسی مبالغے سے کام نہیں لیا گیا نہ ہی مستقبل کے مقاصد بڑھا چڑھا کر بیان کئے گئے ہیں۔ کامیاب منصوبہ بندی کی بنیاد حقیقت پسندی پر ہونی چاہیئے۔ خوش فہمیوں سے ہر حالت میں گریز کرنا چاہیئے اگر ماضی میں ہمیں وہ کامیابی حاصل نہیں ہوئی جس کی توقع تھی تو حقیقت کو چھپانے سے کیا فائدہ؟ بہتر یہ ہے غلطیاں پکڑی جائیں اور یہ معلوم کیا جائے کہ ان غلطیوں کا ازالہ کس طرح کیا جا سکتا ہے غیر تسلی بخش نتائج کے وجوہ ہمارے قابو سے باہر تھے جو امور ہماری کامیابی کا موجب بنے ہیں وہ ہمارے قابو میں تھے۔ ہمیں دونوں کا اچھی طرح جائزہ لینا چاہیئے اور یہ معلوم کرنا چاہیئے کہ اس وقت تک ہماری راہ میں جو رکاوٹیں پیدا ہوتی رہی ہیں آئندہ وہ سد راہ نہ بن سکیں۔

صدر مملکت نے امید ظاہر کی کہ ملک میں جلد بنیادی جمہوریتیں رائج ہو جائیں گی اور وہ ترقیاتی منصوبے کی تکمیل کی راہ میں ممد و معاون ثابت ہونگی۔ صدر نے کہا کہ غلہ کی پیداوار بڑھانا، خاندانی منصوبہ بندی پر عمل کرنا، صنعتوں بالخصوص گھریلو اور چھوٹی صنعتوں کی ترویج دوسرے پنجسالہ منصوبے کے مقاصد میں شامل ہیں محض زرعی پیداوار کو ترقی دینے سے وہ مقصد حاصل نہیں ہو سکتا جو ہماری قومی بہبود کا موجب ہو۔ اسلئے ضروری ہے کہ جہاں زرعی پیداوار بڑھائی جائے وہاں آبادی کو بے تحاشہ بڑھنے سے روکا جائے۔ کیونکہ جب تک پیداوار بڑھانے اور آبادی کے اضافے میں کوئی توازن مقرر نہیں کیا جائیگا اس وقت تک اقتصادی اصلاح کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکے گا۔ صدر مملکت نے کہا کہ جلد ہی ضبط تولید کے بارے میں ضروری ضوابط کا اعلان کیا جائے گا۔ جہاں تک زرعی پیداوار بڑھانے کا تعلق ہے۔ اس کے لئے صرف یہی کافی نہیں کہ کاشتکاروں کو زیادہ محنت کرنے پر آمادہ کیا جائے بلکہ اس کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ کاشتکاروں کے لئے پانی، بجلی، کھاد، اعلےٰ درجے کے بیج، تقاوی اور عصر حاضر کے آلات کشاورزی فراہم کئے جائیں اور ان کے لئے انجنیئروں اور ماہرین زراعت کے مشورے کا بھی بندوبست کیا جائے۔

صدر نے کہا کہ صرف زرعی ترقی ملک کے سارے مسائل حل نہیں کر سکے گی۔ زرعی ترقی کے ساتھ ساتھ صنعتوں کی ترقی روزگار کے وسائل پیدا کرنے میں بہت کچھ امداد دے سکتی ہے۔ صدر نے کہا کہ دوسرے پنجسالہ منصوبے کے مقاصد بے حد مفید ہیں۔ اگر ہر شخص اپنی ذمہ داری کو سمجھے اور سوجھ بوجھ سے کام لے۔ نیز حکومت اور عوام اشتراک مساعی کا ثبوت دیں۔ نیز نظم و نسق چلانے والے بھی دیانتداری سے کام کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ یہ منصوبہ قومی ترقی کے لئے سنگ میل ثابت نہ ہو۔ صدر نے کہا کہ عوام کو دو وقت کا صاف ستھرا کھانا تن پوشی کے لئے کپڑا اور رہائش کے لئے مکان ملنا چاہیئے۔ ترقیاتی منصوبوں کا مقصد یہی ہے کہ یہ بنیادی ضرورتیں پوری ہوں لیکن تعمیر و ترقی کی راہ میں رکاوٹیں پیدا ہوا کرتی ہیں قدرتی عناصر ہمیشہ سازگار نہیں ہوا کرتے یہ توقع نہیں رکھنی چاہیئے کہ ہمیشہ ہمارا راستہ صاف رہے گا۔ بہر حال ہمت مرداں مدد خدا۔ محنت کا پھل ہر حالت میں ملا کرتا ہے۔

شیخوپورہ مغربی پاکستان کے باقی علاقوں سے بالکل کٹ گیا

وہاں اب تک ۱۶ انچ کے قریب بارش ہو چکی ہے

لاہور ۲۵ جولائی۔ گذشتہ کئی روز کی شدید بارش کے نتیجے میں متعدد جگہ سے سڑکیں اور ریلوے لائن ٹوٹ جانے کے باعث شیخوپورہ کا شہر مغربی پاکستان کے باقی علاقوں سے بالکل کٹ گیا ہے۔ وہاں کل شام تک ۱۶" بارش ہو چکی ہے اور اردگرد کے دیہات میں تین سے چار فٹ تک پانی کھڑا ہے۔ شہر کے بجلی گھر میں بھی پانی بھر گیا ہے۔ جس کی وجہ سے بجلی کا نظام بگڑ جانے کا خطرہ ہے۔ نشیبی علاقوں سے جہاں ڈیڑھ صد کے قریب کچے مکان گر چکے ہیں۔ لوگوں کو محفوظ مقامات پر پہنچا دیا گیا ہے۔ ابھی تک ضلع بھر میں کسی قسم کے جانی اور مالی نقصان کی اطلاع نہیں ملی ہے۔ البتہ گندم اور چاول کے ذخیروں اور فصلوں کو بہت نقصان پہنچا ہے۔

خوراک و زراعت کا کمیشن سوالنامہ جاری کریگا

کراچی ۲۵ جولائی۔ خوراک و زراعت کے کمیشن کا سیکرٹریٹ ایک سوالنامہ تیار کر رہا ہے۔ جو تین مختلف صورتوں میں جاری کیا جائے گا۔ ایک سیٹ اخبارات کے ذریعے رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے جاری کیا جائے گا۔ دوسرا مختلف موضوعات کے بارے میں ہوگا اور یہ مختلف محکموں کو جاری کیا جائے گا۔ تیسرا سیٹ غیر سرکاری ماہرین اور روشن خیال کاشتکاروں کے نام جاری کیا جائیگا کمیشن آئندہ مہینے کے شروع میں اپنے دوسرے اجلاس میں سوالنامے کے مسودے پر غور کرے گا۔

درخواست دعا

مکرم قاضی غلام نبی صاحب آف نرائن فلور ملز جڑانوالہ ضلع لائلپور دو مقدمات میں ماخوذ ہیں اور مقدمات کی سماعت ۲۷/۷/۵۹ کو مقرر ہے احباب جماعت ان کے باعزت بری ہونے کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

نوٹ:۔ مکرم قاضی صاحب نے ۱۰/- روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں۔ فجزاہ اللہ

(منیجر الفضل)